لفظ ہندو کے متعلق مسلمانوں پر غلط الزام

بانی آریہ سماج دیانند جی۔ اور آریوں کے بہت بڑے لیڈر لیکھرام صاحب نے "ہندو" لفظ کے سلسلہ میں مسلمانوں پر جو الزام لگایا اور اس طرح ہندو مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جاچکا ہے جس میں یہ بھی بتایا گیا کہ "ہندو" لفظ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے قبل ہی رائج تھا۔ اب اس بارے میں ایک ودوان پنڈت کملا کانت ترپاٹھی شاستری کا بیان پیش کیا جاتا ہے۔ جو روزانہ اخبار "ہندو" (۲۹۔ جنوری) نے شائع کیا ہے:۔

پنڈت صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"معمولی اتہاس (تاریخ) کا جاننے والا بھی جانتا ہے۔ کہ بدیشیوں (مسلمانوں) کے حملہ سے پہلے بھی ہندو شبد بھارتیہ ادب (بھارتی الفاظ) میں پرچلت (استعمال) ہوتا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے آنے پر بھی ہندو شبد دیا پت روپ میں پرچلت ہوتا تھا۔ اگر کسی باہر کے آدمی نے اس کا نندیا والا ارتھ کیا ہے۔ تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا۔ کہ ہم لوگ بھی اسے نندنیہ سمجھ لیں"

اس کے بعد لکھا ہے:۔

"دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا یہ شبد بھارت کے پراچین ساہتیہ میں آیا ہے۔ یا نہیں۔ لوکک اور ویدک کوش۔ پران سوتر۔ گرنتھ اور ویدوں کے ادھین سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندو لفظ کا مول بھوت (ماخذ) سندھو شبد ہے"

یہی نہیں۔ بلکہ بانی آریہ سماج نے "ہندو" کی بجائے جو "آریہ" لفظ پیش کیا۔ اس کے متعلق لکھا ہے:۔

"آریہ شبد نہ ویدک ویاکرن سے سدھ ہوتا ہے۔ نہ لوکک ویاکرن سے"

گویا نہ صرف سوامی دیانند جی۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب کی تمام تحقیقات پر پانی پھیر دیا گیا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق کچھ ایسا کینہ اور بغض بھرا ہوا تھا۔ کہ خواہ مخواہ انہیں موردِ الزام ٹھہرانے پر تلے رہتے تھے۔ جن لوگوں کی ذہنیت اس قسم کی ہو۔ ان کے باقی اعتراضات کی حقیقت بھی بالکل واضح ہو جاتی ہے:۔

پنجاب کے اچھوت اور مردم شماری

پنجاب میں آئندہ مردم شماری کا کام ۲۶۔ فروری سے شروع ہونے والا ہے۔ جو ۴۔ مارچ کو ختم ہو جائیگا۔ پنجاب کے ہندو اور سکھ نہایت سرگرمی کے ساتھ اور مسلمان معمولی طور پر مردم شماری کے اندراجات کی تکمیل کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ اچھوت اقوام اور مذہبی سکھ اس کوشش میں ہیں۔ کہ کہیں ان کا اندراج ہندوؤں اور سکھوں میں نہ ہو جائے۔ چنانچہ اچھوتوں اور مذہبی سکھوں کے کئی جلسے مختلف مقامات میں ہو چکے ہیں۔ جن میں لیڈر اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو سکھوں اور ہندوؤں سے الگ درج کرائیں:۔

اگرچہ ان لوگوں کی طرف سے اپنے آپ کو علیحدہ لکھانے کی خواہش کا اظہار بڑے زور کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیونکہ اسی میں وہ اپنا فائدہ سمجھتے ہیں۔ لیکن عام طور پر چونکہ یہ ہندوؤں اور سکھوں کے دست نگر ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں کسی قسم کے دباؤ کا خطرہ ہو۔ وہاں مسلمان ان لوگوں کی پوری پوری امداد کریں۔ اور مردم شماری کے اندراج کرنے والوں کو بھی اس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے:۔

پنجاب میں جرائم کی کثرت

پنجاب اسمبلی کے ۲۷۔ جنوری کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ پنجاب میں سنہ ۱۹۳۶ء میں ۸۹۸ قتل۔ ۴۸ ڈکیتیاں ۲۵۴۔ رہزنی اور ۲۶۴ ۱۳۔ چوری کی وارداتیں ہوئیں۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں اس کے مقابلہ میں ۱۳۳۳ قتل۔ ۱۹۴۔ ڈکیتیاں۔ ۴۷۶۔ رہزنی اور ۱۶۲۲۷۔ چوری کی وارداتیں ہوئیں۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں ۷۶۶ آدمیوں کو قتل کے مقدمات میں سزائیں ہوئیں۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں ۸۳۹ آدمیوں کو اس جرم میں سزائیں دی گئیں:۔

اس سلسلہ میں حکومت نے جہاں یہ تسلیم کیا۔ کہ "تمام صوبہ میں اور خاص کر اس کے مشرقی اضلاع میں جرائم کا اضافہ ہوا ہے" وہاں یہ بھی کہا۔ کہ "اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی" حالانکہ وجہ صاف ظاہر ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک طرف تو جرائم کی تشہیر ان میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اور دوسری طرف مذہب سے بیگانگت جرائم کی زیادہ سے زیادہ جرأت دلاتی ہے۔ اسلام نے اسی وجہ سے فواحش اور فتنہ کی اشاعت کو نہایت سختی سے روکا ہے۔ اور بار بار جرم

حم۔ خدا تعالیٰ کی گرفت سے ڈرایا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر حکومت جرائم کی روک تھام کے لئے ان دونوں طریقوں کو جہاں تک ممکن ہو۔ جاری کرنے کی کوشش کرے:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ر تبلیغ سنہ ۱۳۲۰ہش۔ کل دس بجے شب بذریعہ فون لاہور سے یہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ کھانسی کی شکائت زیادہ ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا بخار اتر گیا ہے۔
آج دس بجے شب کی اطلاع یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سب بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے تار سے جو منظفر گڑھ سے موصول ہوا معلوم ہوا ہے کہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں صاحبزادی تولد ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے

مولوی محمد سلیم صاحب۔ شیخ عبد القادر صاحب۔ مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب اور مولوی محمد احمد صاحب لاہور کے تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۶ اور ۷ ماہ تبلیغ سنہ ۱۳۲۰ہش

خدام الاحمدیہ! قادیان ہمارا قومی اور مذہبی مرکز ہے۔ خدا کے مسیح کی قوت قدسیہ نے اسے مہبط انوار الٰہیہ و فیوض سماویہ ٹھہرایا ہے۔ خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اپنے قومی و مذہبی مرکز کو مضبوط بنانے کی غرض سے خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے حصہ لینے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ اس مقدس و مطہر مقام کی زیارت کرنی چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع شعائر اللہ کے فیوض سے مستفیض ہونے کے مواقع میں سے ایک ہے۔ اسے ہاتھ سے نہ کھونا چاہیئے۔ وما توفیقنا الا باللہ

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

یوم التبلیغ

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال پہلا یوم التبلیغ بتاریخ ۲ ماہ امان سنہ ۱۳۲۰ہش مطابق ۲ر مارچ سنہ ۱۹۴۱ء بروز اتوار ہوگا۔ اسے یاد رکھیں اس دن ہر احمدی کا شغل واحد تبلیغ ہونا چاہیئے۔ اور خلوص قلب اور انابت الی اللہ کے ساتھ اس فریضہ کو بجا لائیں۔ یہ یوم التبلیغ غیر مسلم حضرات میں تبلیغ کا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بنگال میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ شہر میں ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں سائیکل اور ٹریموے پر سفر کر کے ۳۱۱ میل کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۴ روپے کی کتب سلسلہ فروخت کیں۔ ۵۲۰ ٹریکٹ وغیرہ مفت تقسیم کئے۔ ۲۵ مجلسوں میں زبانی تبلیغ کی ۲۶ ہندو اور مسلمان تعلیم یافتہ احمدیہ دار التبلیغ میں آئے۔ جنہیں تبلیغ کی۔ اور لٹریچر دیا۔ ۱۶ جنوری کو برہمن بڑیہ اور ۱۷ کو تاردا پہنچا۔ جہاں خطبہ جمعہ میں احباب کو مالی قربانیوں کی تحریک کی۔ رات کو تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ ۲۳ جنوری کو مظفر الدین صاحب چودہری بی۔ اے سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ بنگال تاردا میں تشریف لائے۔ اور ۲۴ جنوری کو خطبہ جمعہ پڑھا۔

قریشی محمد حنیف

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ختم نبوت کا راز جو مخالفین نے نہیں سمجھا

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختم نبوت مانتے ہیں۔ اس طرح پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اب ابوت جسمانی کی تو اللہ تعالےٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا۔ تو پھر کیا آپ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ کی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آئیندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ آنحضرت کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے آئیندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملے گا۔ ہماری مثال تو ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھے تو کیا اس شکل میں جو آئینہ میں نظر آتی ہے۔ اصل کے خواص اور صفات نہ ہوں گے۔ اسی طرح پر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کا عکس اور پرتو ہے۔ آپ سے خارج کوئی چیز نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں.... اور اسلام زندہ مذہب۔ کیونکہ آپ کے برکات اور فیوض کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اور آپ کی نبوت مستقل نبوت ہے۔ جس کی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے۔ اور اسی کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ ہم اس نبوت کو کفر جانتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسط کے بغیر دعوے کی جائے۔ لیکن جو سلسلہ توسط کا انکار کرتا ہے۔ کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر اور اسلام کو مردہ مذہب ٹھہراتا ہے۔"

(الحکم نمبر ۲۴ جلد ۶)

اسلامی تقسیم وراثت اور احمدی احباب

قرآن کریم میں جہاں حق وراثت کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا تدرون ایھم اقرب لکم نفعا (نساء) کہ اے لوگو ہم نے جو شرعی حصص مقرر کر دیئے ہیں۔ وہ اس بناء پر کئے ہیں کہ ہمیں علم ہے نفع اور فائدہ کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔ اور چونکہ تمہیں اس کا علم نہیں۔ اس لئے تم خود ایسا نہ کر سکتے تھے۔ سو خدا نے حالات انسانی کا علم رکھتے ہوئے قرآن کریم میں ہر حق دار کے لئے اس کا حق مقرر کر دیا ہے جس کے مطابق ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ترکہ تقسیم کرے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جہاں اور احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ وہاں بعض علاقوں کے مسلمان لڑکیوں کو حق وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور سب کچھ لڑکوں کا حق سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض میں سے ایک غرض جو آپ کے الہامات میں بیان کی گئی ہے یہ ہے یقیم الشریعۃ ویحی الدین (تذکرہ) کہ آپ شریعت کو قائم کریں گے۔ اور دین کو زندہ کریں گے۔ پس احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود اسلامی حق وراثت کے مطابق ترکہ تقسیم کریں بلکہ ہر شخص جو مسلمان کہلاتا ہے اسے اس حکم کا پابند بنائیں۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بار بار ہدائت کی گئی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر آپ احباب سے عہد لے چکے اور احباب اسکی پابندی کا اقرار کر چکے ہیں۔ پس نظارت تعلیم و تربیت تمام احباب کو اس اسلامی حکم کی طرف توجہ دلاتی ہوئی کہتی ہے۔ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون (انفال)

ناظر تعلیم و تربیت

"جو شخص ختم نبوّت کا منکر ہو۔ اُسے بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہُوں"

(مولوی محمد علی صاحب)

"عام مُسلمانوں کے عقیدہ سے ختم نبوّت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے"

(مولوی محمد علی صاحب)

مولوی محمد علی صاحب سے سوالات

ہم نے اپنی اشاعت ۳- جنوری ۱۹۴۱ء میں مولوی محمد علی صاحب کے ان عقائد کے متعلق جو انہوں نے اپنے رسالہ Islam and The present war. میں درج کئے ہیں۔ مولوی صاحب سے مندرجۂ ذیل سوالات کئے تھے:-

۱- کیا آپ عام مسلمانوں کو بوجہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوبارہ آمد کا عقیدہ رکھنے کے بیدین اور خارج از دائرۂ اسلام قرار دیتے ہیں۔ یا بوجہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنے کے مسلمان سمجھتے ہیں؟

۲- کیا آپ جماعت احمدیہ کے افراد کو بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے کے بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام قرار دیتے ہیں یا بوجہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے کے مسلمان سمجھتے ہیں؟

۳- جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک غلطی کے ازالہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ حضور کے دعوائے نبوّت کے متعلق محض انکار کے الفاظ کا استعمال صحیح نہیں۔ اور اس امر کی وضاحت فرما چکے ہیں۔ کہ آپ نے کس قسم کی نبوّت کا دعوےٰ کیا ہے اور کس قسم کی نبوّت کے دعوےٰ سے انکار کیا ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ حضور نے نبوّت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ کیسے درست ہو سکتا ہے؟

مولوی محمد علی صاحب کا جواب

"پیغام صلح" کی اشاعت ۲۷- جنوری میں مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے پہلے دو سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ تیسرے سوال کے جواب میں مولوی صاحب نے ابھی تک کچھ نہیں فرمایا۔ شاید اس سوال کا جواب انہوں نے کسی اور موقعہ کے لئے اُٹھا رکھا ہو۔

ہمارے پہلے سوال کے جواب میں مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ **میں ہر اُس شخص کو جو ختم نبوّت کا منکر ہے۔ بیدین اور خارج از دائرۂ اسلام قرار دیتا ہُوں**۔ لیکن یہ کیسے ثابت ہُوا۔ کہ عام مسلمان ختم نبوّت کے منکر ہیں وُہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین مانتے ہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے عقیدہ کی تاویل کر لیتے ہیں۔

سوال کیا تھا؟

مگر سوال یہ نہیں تھا۔ کہ عام مسلمان اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں۔ اور اپنے متضاد عقائد کا کیسے اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ سوال یہ تھا۔ کہ کیا مولوی محمد علی صاحب ان کے اس عقیدہ کو کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ ختم نبوّت کے منافی سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر یہ عقیدہ ختم نبوّت کو توڑنے والا ہے۔ تو کیا وُہ لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں ختم نبوّت کے منکر ہُوئے۔ یا نہیں؟ اور اگر وُہ ختم نبوّت کے منکر ہیں۔ تو کیا وُہ بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام ہیں۔ یا نہیں۔ باوجود اس کے کہ وُہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں؟

مولوی محمد علی صاحب عام مُسلمانوں کو ختم نبوّت کے منکر سمجھتے ہیں

مولوی صاحب کے لئے اس سوال کا جواب مشکل تھا۔ اس مشکل کے حل کی انہوں نے یہ راہ نکالی ہے۔ کہ عام مسلمان تو کہتے ہیں۔ کہ ہم ختم نبوّت کے قائل ہیں۔ پھر وُہ ختم نبوت کے منکر کیسے ہُوئے؟ اور ہمیں فرماتے ہیں:-

"اتنا بڑا بول مُونہہ سے نکالنے سے پہلے آپ کا فرض تھا۔ کہ یہ ثابت کرتے کہ جو لوگ مسیحؑ کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں۔ وُہ ختم نبوت کے منکر ہیں"

اب یہ تو صحیح ہے۔ کہ وُہ لوگ اپنے مونہہ سے تو ختم نبوّت کے بارے میں الفاظ منکر نہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم اپنے ۳- جنوری کے مضمون میں ثابت کر چکے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ایسے لوگ ختم نبوّت کے منکر ضرور ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنے مضمون "سلسلۂ احمدیہ کے مختصر حالات اور عقائد" ریویو آف ریلیجنز اُردو- جلد ۵- نمبر ۵- صفحات ۱۶۳ لغایت ۱۹۲) میں صاف طور پر فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"**مگر عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپؐ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آپؐ سے چھ سو سال پہلے نبی ہو چکے تھے۔ دوبارہ آئیں گے۔ جس سے ختم نبوّت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے**"

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب اپنے اس فتوےٰ کو کہ عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیحؑ دوبارہ آئیں گے۔ لازماً ختم نبوّت کو توڑتا ہے۔ اب بھی درست تسلیم کر لینگے۔ اور اس بارہ میں کسی مزید ثبوت کی ضرورت انہیں نہ رہے گی۔ اب مولوی صاحب فرمائیں۔ کہ عام مسلمان خواہ کچھ کہیں۔ خود مولوی صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ کہ ان کے اپنے مسلمات کی رُو سے:-

۱- حضرت مسیحؑ کے دوبارہ آنے کا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوّت کو توڑتا ہے۔

۲- جو شخص ختم نبوّت کو توڑتا ہے۔ وُہ ختم نبوّت کا منکر ہے۔

۳- جو شخص ختم نبوت کا منکر ہے۔ وُہ بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے۔

اور اگر مولوی صاحب تسلیم نہ بھی کریں۔ تو ہر منصف مزاج شخص تسلیم کرے گا۔ کہ **مولوی صاحب کے مسلّمات کی رُو سے مندرجہ بالا نتائج لازم آتے ہیں**۔ اور یہ کہ مولوی صاحب کا فتوےٰ عام مسلمانوں کے متعلق یہی ہے کہ وُہ بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

ہمارے دُوسرے سوال کے جواب میں مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جناب میاں صاحب (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) تو بیعت میں اقرار لیتے ہیں۔ کہ بیعت کرنے والا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرے گا۔ اس لئے جماعت احمدیہ ختم نبوّت کی منکر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب مُبایعین کو ختم نبوّت کا منکر سمجھتے ہیں۔ یا نہیں

ہم پھر مولوی صاحب کی خدمت میں باادب گزارش کرتے ہیں۔ کہ ہمارا سوال یہ نہیں تھا کہ کیا ہم واقعہ میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یا نہیں۔ اس سوال کا جواب تو بقول مولوی صاحب ہم خود ہی دے سکتے ہیں۔ اور دیتے ہیں۔ کہ:-

ہم بفضلہ تعالیٰ سچے طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اور خود مولوی صاحب کے الفاظ میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔

ہمارا سوال تو یہ تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے مسلمات کی رو سے ہمیں ختم نبوت کے منکر سمجھتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ "Islam and the present war" میں فرمایا ہے۔ کہ وہ ہمارے اس عقیدہ کی کہ بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی تھے کئی دفعہ تردید کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب کے مسلمات یہ ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نیا ہو یا پرانا۔

(۲) بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔

(۳) جماعت احمدیہ بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو نبی مانتی ہے۔

مبایعین کا عقیدہ نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق

مولوی صاحب فرمائیں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو نبی ماننے سے ان کے اپنے نزدیک ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے یا نہیں۔ یا بالفاظ دیگر جس قسم کا نبی مولوی محمد علی صاحب کے زعم میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں کیا اس قسم کا نبی ختم نبوت کے قائم رہتے ہوئے آسکتا ہے یا نہیں؟ اگر آسکتا ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کا نبی ہونے میں کونسی روک ہے اگر نہیں آسکتا۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قسم کا نبی ماننے سے مولوی صاحب کے نزدیک ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے یا نہیں؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوت کا منکر ہے یا نہیں اگر ایسا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوت کا قائل رہ کر یہ عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ تو ہمارے عقیدہ سے کوئی نقص ختم نبوت میں لازم نہیں آتا۔ اور یہی ہمارا دعوےٰ ہے۔ اگر ایسا عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ تو ایسا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوت کا منکر ہے۔ اور مولوی صاحب کے مسلمات کی رو سے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم پھر واضح کر دیتے ہیں۔ کہ ہم وہی مانتے ہیں جو مولوی صاحب خود فرما چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ اور کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو اسی قسم کی نبوت یقین کرتے ہیں۔ جس کا دروازہ بقول مولوی محمد علی صاحب بند نہیں ہوا۔ کیا مولوی صاحب بھی اپنی مندرجہ بالا عبارت کو صحیح سمجھتے ہیں؟ اور کیا وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی دروازہ سے نبوت عطا ہوئی۔ جسے مولوی محمد علی صاحب کھلا قرار دیتے ہیں؟

اب مولوی صاحب وضاحت سے فرما دیں۔ کہ جس قسم کا نبی بقول مولوی صاحب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں۔ اس قسم کے نبی کو ماننے والا ختم نبوت کا منکر اور بقول مولوی صاحب بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر مولوی صاحب ہمارے عقیدہ درباره نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بار بار تردید کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسا شخص ختم نبوت کا منکر ہے۔ تو وہ بقول مولوی صاحب بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے۔ لیکن ادھر ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل و جان سے یقین بھی رکھتے ہیں پھر مولوی صاحب ہمیں مسلمان تسلیم کرتے ہیں یا دائرہ اسلام سے خارج؟

ایک اور سوال

ایک اور سوال کا جواب بھی اگر مولوی صاحب عنایت فرما دیں۔ تو ان کی نوازش ہوگی۔ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا تو اقرار کرتا ہے۔ لیکن ختم نبوت کا منکر ہے۔ کیا وہ بوجہ اقرار کلمہ مسلمان ہے۔ یا بوجہ انکار ختم نبوت خارج از دائرہ اسلام ہے؟ اگر ایسا شخص مسلمان ہے تو مولوی صاحب کا یہ اعلان غلط ہے کہ وہ ایسے شخص کو بے دین اور خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں۔ اور اگر ایسا شخص بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے تو مولوی صاحب کا یہ اعلان غلط ہے۔ کہ وہ ہر اس شخص کو جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور یہی ہم نے اپنے پہلے مضمون میں لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب کے عقائد مندرجہ صفحہ ۳۵ رسالہ Islam and the present war کے فقرہ ۱ و فقرہ ۳ میں تضاد ہے۔ یا مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ ختم نبوت کے منکر کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں غلط ہے۔ اور یا ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ وہ ہر ایسے شخص کو جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک روایت کی تصحیح

از جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی

"الفضل" مورخہ ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش میں زیر عنوان "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات" مکرمی میاں مہر اللہ صاحب کی ایک روایت قادیان میں کمشنر صاحب کی آمد کے متعلق شائع کرائی گئی ہے۔ اس روایت میں کچھ ابہام سا ہے۔ اور مضمون مندرجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی صاحب موصوف کے استقبال کو تشریف لے گئے تھے۔ مگر یہ حقیقتاً واقعہ کے خلاف ہے۔ صحیح واقعہ یہ ہے کہ یہ صاحب جناب فانشل کمشنر بہادر تھے نہ کہ کمشنر اور حضور پر نور خود استقبال کے لئے تشریف نہیں لے گئے تھے۔ بلکہ اپنے خاندانی طریق کے مطابق اپنے بڑے صاحبزادے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ ربہ کو ان کے استقبال کے لئے قادیان کی حد پر بھیجا تھا۔ جو مع چند اور معززین کے گھوڑوں پر سوار ہو کر تشریف لے گئے تھے۔ دار الفتوح (ریتی چھلہ) کے بڑے میدان میں پہلے طلباء کی قطاریں تھیں جن کے ساتھ ان کے اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحب تھے۔ دروازہ کے پاس جماعت احمدیہ کے مقامی اور بیرونجات کے شرفا و معززین کھڑے تھے۔ مگر اس موقعہ پر بھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام موجود نہ تھے۔ گیارہ بجے کے قریب صاحب بہادر اپنے کیمپ پر پہنچے اور صاحب بہادر کی خواہش پر عصر کے بعد حضور نے اپنے معزز مہمان کو شرف ملاقات بخشا تھا حضور جب تشریف لے گئے تو صاحب بہادر نے خیمہ کے دروازہ پر حضور کا استقبال کیا۔ اور حضور کی واپسی پر بھی خیمہ سے باہر تک حضور کو رخصت کرنے آئے۔ ان واقعات کا میں بھی چشمدید گواہ ہوں۔ مفصل پھر انشاء اللہ

مولوی محمد علی صاحب کی "کامل اطاعت"

پیغام صلح (۱۲ جنوری) نے لکھا ہے "جماعت احمدیہ لاہور کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کرنا اس لئے ہے کیونکہ انہیں انجمن نے یہ مذکورہ بالا اختیارات دیئے ہیں" چونکہ یہ پیچ در پیچ الفاظ اپنے مفہوم کو خود الجھن میں ڈال رہے ہیں۔ اس لئے "حضرت امیر کی کامل اطاعت" کے متعلق صرف یہ بتا دیا جائے۔ کہ کیا غیر مبایعین مولوی

داڑھی۔ صحت اور رُوحانیت

(۲)

چند ماہ ہوئے۔ میں نے "الفضل" کے ذریعے "داڑھی۔ اسلام۔ اور صحت" کے موضوع پر کچھ روشنی ڈالی تھی جس میں ایک یوروپین ڈاکٹر کے بیان کا ترجمہ بھی درج کیا تھا۔ جو کہ برٹش میڈیکل جرنل میں شائع ہوا تھا۔ ڈاکٹر مذکور نے لکھا تھا کہ حلق (حنجرہ) کی سوزش جو کہ مجھ کو کئی سال سے تھی۔ اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ آخر داڑھی رکھنے سے دُور ہو گئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ داڑھی مرد کی صحت کے قیام۔ اور خصوصاً سینہ اور حلق کی امراض کی روک تھام کے لئے ضروری ہے۔ اسی ضمن میں مجھے ایک اَور سرجن کی شہادت ملی ہے۔ جو اس مضمون کے لکھنے کا محرک ہوئی ہے۔ لیکن اس سے قبل میں چند باتیں بطور تمہید کہنا چاہتا ہوں۔

تعلق باللہ کے تین مدارج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف میں فرماتے ہیں۔ کہ انسان کے تعلق باللہ کے تین درجے ہیں۔ اول آقا سے غلام کا تعلق۔ دوسرے باپ اور بیٹے کا تعلق۔ اور تیسرے اصل اور ظل کا تعلق۔ ان میں سے دوسرا پہلے سے اور تیسرا دوسرے سے شدت میں بڑھ کر ہے۔ یعنے جوں جوں انسان روحانی ترقی کرتا ہے۔ اس کا تعلق اللہ تعالےٰ سے۔ غلام سے۔ بیٹے اور بیٹے سے ظل کا ہو جاتا ہے۔ اصل اور ظل کا تعلق سوائے انبیاء اور خاص خلفاء اور اولیاء اللہ کے شاید ہی کسی کو نصیب ہوتا ہو لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے دو قسم کے تعلق عام مومنوں کے لئے ممکن الحصول بلکہ سہل الحصول ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کے حصول کے لئے کوشش نہ کی جائے۔ اس وقت میرے موضوع کا تعلق نمبر ۲ کے ساتھ ہے۔ یہ مسلم حقیقت ہے۔ کہ بیٹا بالعموم باپ کا ظل ہوتا ہے۔ اور باپ کے نقوش عادات وغیرہ ورثہ میں لیتا ہے۔ یہانتک کہ ظاہری شکل ناک نقشہ اور خد و خال بھی باپ سے ملتے ہیں۔ اور جوں جوں بیٹا جوان ہوتا ہے۔ باپ سے مشابہت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ بعض فلاسفروں کا خیال ہے۔ کہ والدین اپنی اولاد کے ذریعے اپنے بچپن اور جوانی کو دوہراتے ہیں۔ یعنے اگر یہ دیکھنا ہو کہ زید جو ۴۰۔ ۵۰ سال کا بزرگ ہے بچپن یا جوانی میں کس شکل کا تھا۔ تو اس کے لڑکے کو اسی عمر میں دیکھ لیا جائے۔ ۹۹ فی صدی حالتوں میں وہ باپ کا ظل ہوگا۔

جب یہ قانون طبعی ہے کہ بچہ اپنے حقیقی باپ کا ظل بننے کی کوشش کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ روحانیات میں کسی سلسلہ کے روحانی بچے (مرید) اپنے روحانی باپ (مرشد یا نبی) کا ظل بننے کی کوشش نہ کریں۔ تاکہ وہ اپنے باپ کے حقیقی فرزند کہلا سکیں۔

کیا میں امید کر سکتا ہوں۔ کہ وہ احمدی نوجوان جو داڑھی نہیں رکھتے۔ اپنے جدّ امجد حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام۔ اور اپنے دادا سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے روحانی باپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور اپنے روحانی بھائیوں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور صحابہ کرامؓ کے نمونہ کی پیروی کریں گے۔ تاکہ وہ صحیح معنوں میں ان پاک انبیاء۔ خلفاء اور اصحاب کے حقیقی روحانی بیٹے اور بھائی کہلا سکیں۔ اور ہم سب احمدیوں میں ظاہری شکل کے لحاظ سے وحدت دیکھ کر لوگ کہہ سکیں کہ واقعی یہ کسی ایک روحانی باپ کی اولاد ہیں۔

حاکم قوم کا اثر

کسی کمزوری کی وجہ سے زمانہ کے تمدن کی مسموم ہوا اور حاکم قوم کا مخفی اثر بھی ہوتا ہے۔ کہتے ہیں الناس علیٰ دین ملوکھم۔ بغیر وعظ اور تبلیغ کے لوگ حاکم قوم کے تمدن کا اثر لے لیتے ہیں۔ جب مسلمانوں کا راج تھا۔ تو ہندوستان میں کئی ہندو بھی داڑھی رکھتے۔ اور شوق سے فارسی عربی پڑھتے تھے۔ یہانتک کہ بعض خاندانوں کی عورتیں پردہ بھی کرتی تھیں۔ اب تک کئی ایک سکھ رؤسا کے خاندان کی مستورات برقعہ پہنتی ہیں۔ تو تمدن کا تعلق حکومت کے ساتھ بھی ہوتا ہے داڑھی منڈوانا موجودہ حکومت کے تمدن کی وجہ سے ہی عام ہو رہا ہے۔

کچے عذرات

داڑھی منڈوانے والے کئی قسم کے عذرات کیا کرتے ہیں۔ جو اکثر بودے اور کچے ہوتے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ داڑھی رکھنے والے کو یورپین لوگ اور آفیسر ڈرٹی یا UNTID (ناصاف) سمجھتے ہیں۔ اور ملازمت وغیرہ کے حصول میں دقت ہوتی ہے۔ مگر یہ قطعاً غلط ہے۔ صفائی کا تعلق داڑھی رکھنے یا منڈوانے کے ساتھ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا دارومدار انسان کی ذاتی عادات اور تربیت پر ہے۔ میں نے داڑھی والے بڑے بڑے خوبصورت نورانی چہرے دیکھے ہیں۔ اور کئی داڑھی منڈے چہرے نہایت غلیظ ہوتے ہیں۔ اگر داڑھی رکھ کر باقاعدہ تزئین اور صفائی نہ کی جائے تو بے شک یہ معیوب بات ہے۔ مگر صاف اور ستھری ریش تو بہت خوبصورت اور بھلی لگتی ہے۔ اور ملازمت وغیرہ کے حصول میں روک نہیں ہوتی۔ ناکامی بعض دفعہ کسی اور مخفی معصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور داڑھی کا نام یونہی بدنام ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ انسان سچ بول کر پھنس جاتا ہے اور جھوٹ سے بچ جاتا ہے۔ مگر یہ بھی ایسا ہی غلط ہے!

پھر صفائی کا خیال بھی محض ایک ڈھونگ ہے۔ کیونکہ حقیقی صفائی کے نام سے بھی اکثر یورپین لوگ واقف نہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ وہ صفائی کے خیال سے داڑھی تو مونڈتے ہیں مگر بغل اور زیر ناف بال صاف نہیں کرتے۔ حالانکہ طبّی اور اسلامی فلاسفی کے مطابق ان کا صاف کرنا زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ بال پسینہ اور گندی رطوبات سے تر رہتے ہیں۔ اور بوجہ لباس کی اوٹ کے ہوا اور روشنی ان تک نہیں پہونچ سکتی۔ ان کا بار بار دھونا بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن داڑھی ہر وقت ہوا اور روشنی سے حصہ لیتی ہے۔ بار بار دھونا بھی آسان ہے وغیرہ وغیرہ

پس داڑھی ہرگز انسان کی زیب وزینت کے خلاف نہیں۔ یورپین لوگ اس کو ہرگز ناصاف نہیں سمجھتے جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے بھی ظاہر ہے۔

ایک قابل سرجن کی رائے داڑھی کے متعلق

ذیل میں ایک قابل سرجن کی رائے داڑھی کے متعلق لکھ کر میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ امید ہے یہ ان نوجوانوں کی جو مغربیت کے دلدادہ ہیں۔ تسلی کا موجب ہوگا۔ مسٹر ای۔ اے چارٹرز۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ آئی لکھتے ہیں

"جب ہمارے مشاہدہ میں بارہا یہ بات آچکی ہے۔ کہ بحری اور برّی فوج کے ملازم کثرت کے ساتھ نزلہ زکام وغیرہ امراض کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ تو کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم داڑھی کے متعلق سنجیدگی سے غور کریں۔ کہ یہ بھی قدرت کا عطا کردہ روک تھام اور حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔"

"۱۹۰۰ کے شروع میں جب میں اپنے سوار یونٹ کے ساتھ ہندوستان سے جنوبی افریقہ میں آیا۔ جہاں مسلسل ۵ سال تک رہا اور بوجہ ملیریا کے بار بار حملوں اور گرم علاقوں کی مخصوص امراض کے میری صحت عمومیہ کمزور اور قوت مدافعت بہت کم تھی۔ مجھے اکثر زکام۔ نزلہ اور حلق کی سوزش وغیرہ کی شکایت رہا کرتی تھی مگر جنوبی افریقہ آکر میں نے اسی خیال سے داڑھی بڑھانی شروع کر دی۔ جس کو بحری فوج میں "گروآل (Grom all)" کہتے ہیں۔ میری نقل میں دیگر کئی ایک فوجیوں نے بھی داڑھی رکھ لی۔

اس کے بعد میں بارہ ماہ سے زائد عرصہ افریقہ میں ملازم رہا۔ مگر مجھے ایک دفعہ بھی زکام کا حملہ نہ ہوا اور نہ ہی لبوں کے پھٹنے کی شکایت ہوئی جس سے ہونٹ کچے گوشت کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ جو جون اور جولائی کی سرد ہواؤں کی وجہ سے جنوبی افریقہ میں بالعموم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میرے وہ ساتھی بھی جنہوں نے یہ "قدرتی حفاظت" کا طریق اختیار کر لیا تھا نزلہ زکام وغیرہ کی شکایت سے محفوظ و مصئون رہے۔"

"وہاں پر گارڈز بریگیڈ Guards Brigade بھی داڑھی نہیں منڈاتے تھے۔ اور وہ نہایت مستعد تندرست۔ باہمت اور باوقار گردہ معلوم دیتے تھے۔ اس کے برخلاف جب ہم دیکھتے کہ وہ لوگ جو سردیاں اور کند اُسترے سے صبح سویرے اپنی کئی دنوں کی چھوڑی ہوئی داڑھیوں کو چھیلنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور اس کوشش میں کئی جگہ چہرے کو کٹ بھی لگا لیتے تھے تو یہ منظر ہمارے لئے خوش کن اور حوصلہ افزا نہ ہوتا تھا۔"

"یاد رکھو یہ خیال بالکل غلط ہے کہ باقاعدہ کٹی ہوئی داڑھی (untidy) ناصاف ہونے کی علامت ہے۔ ایک داڑھی رکھنے والا ویسا ہی چست اور صاف ستھرا بن سکتا ہے جیسا کہ داڑھی مونڈنے والا۔ بلکہ اول الذکر اپنے قیمتی وقت کو بھی ضیاع سے بچانے والا ہوگا۔ یہ ایک نہایت آسان اور معمولی احتیاط ہے۔ جس سے میں یقین کرتا ہوں کہ مریضوں کی لسٹ کم ہو سکتی ہے

خصوصاً موسم سرما میں فوجیوں کو یہ احتیاط ضرور برتنی چاہئیے۔ جب کہ اس پر خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا۔"

(برٹش میڈیکل جرنل مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۰ء)

خاکسار۔ (ڈاکٹر) شاہنواز خان میڈیکل آفیسر ٹنگاڈی افریقہ

ہماری زندگی کا مقصد اور ہماری قربانیاں

ایک ترقی کرنے والی جماعت میں ایسی بیداری اور ایسی اولوالعزمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا مطمح نظر اتنا بلند ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ ایسی ایسی جانی مالی قربانیاں پیش کرتی ہے۔ کہ دنیا دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ اس کے تمام جذبات اپنے عالی مقاصد کے لئے وقف ہوتے ہیں اس کے افراد، قطع نظر اس کے کہ وہ بوڑھے ہوں یا بچے۔ جوان ہوں یا کمسن۔ مرد ہوں یا عورتیں یکساں مستعدی سے جماعتی وقار کی تعمیر میں منہمک ہوتے ہیں۔ انہیں قومی اور ملی مسائل سے ایسی دلچسپی ہوتی ہے۔ کہ دوسری کوئی توجہ انہیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی۔ اس قوم کے لوگ عملی جد و جہد میں نرم رفتار یا گن گن کر قدم رکھنا جانتے ہی نہیں۔ بلکہ سرفروشانہ جانبازی سے میدان عمل میں ایک دوسرے پر بڑھے چلے جاتے ہیں ان کے رفیع الشان مقاصد ان کو ٹھہرنے یا دم لینے کی فرصت ہی نہیں دیتے۔ ہر ایک خیال سے بے نیاز کر کے انہیں ایک ہی دھن بے چین کئے رکھتی ہے اور وہ یہ کہ جس طرح بن پڑے اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں۔ بڑی سے بڑی قربانیوں سے پس و پیش نہیں۔ دشوار گذار نشیب و فراز سد راہ نہیں۔ وسائل کی کمی بھی قدم نہیں ڈگمگا سکتی نہ ہی دنیاوی علائق رخنہ انداز ہو سکتے ہیں۔ پے در پے قربانیاں بے دل بناتی ہیں۔ موجوں کا اتار چڑھاؤ تو ایک لمحہ کے لئے نہیں رکتا۔ مگر جہاز جس کا مقصد ساحل پر پہنچنا ہوتا ہے لہروں کو چیرتا ہوا اپنا راستہ نکالتا چلا جاتا ہے بیدار قوم بھی اسی طرح ہلکی پھلکی اور سبک ہو کر اپنی زندگی کا مقصد پیش نظر رکھتی ہوئی چلی جاتی ہے دنیا کی وسیع تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے۔ کسی قوم کو کوئی کامیابی بغیر کثیر قربانیوں کے حاصل نہیں ہوئی جس قوم نے کبھی بیدار ہو کر کوئی عالی مقصد اپنے سامنے رکھا اور عملی میدان میں قدم دھرا۔ اسی سے اس کے مقصد نے ان گنت قربانیوں کا مطالبہ کیا۔ اور جب اس نے مجسم ایثار بن کر بے چون و چرا بلکہ فراخ دلی سے ہر قسم کی قربانیاں پیش کر دیں۔ تو حیرت انگیز طریق سے کامیابی سے ہم کنار ہوگئی۔ ہم اپنی تاریخ پر ہی نظر کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ابتدائی دور کن صبر آزما۔ گراں قدر۔ اور بے نظیر قربانیوں سے بھرا پڑا ہے نتائج کے طور پر بھی ان زرین کامیابیوں کو دنیا فراموش نہیں کر سکتی جو ان قربانیوں ہی کے نتیجہ میں زمانے پر رحمت بن کر برسیں

کہتے ہیں شاہجہان نے جب "روضہ تاج محل" بنانا چاہا تو کاریگر بنانے پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔ آخر ایک کاریگر نے اس بے مثل عمارت کے بنانے کا ذمہ لیا مگر اس شرط پر کہ بادشاہ سلامت اس کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر دوسرے کنارہ تک چلیں اور کشتی میں کئی تھیلیاں زر و جواہر کی رکھ لیں۔ بادشاہ نے شرط منظور کر لی اور چلے۔ جب کشتی ذرا فاصلہ طے کر لیتی تو کاریگر ایک تھیلی اٹھا کر دریا میں پھینک دیتا اور عرض کرتا کہ بادشاہ سلامت عمارت تو بن جائے گی۔ مگر روپیہ اس طرح خرچ ہوگا بادشاہ دیکھتے رہے منظور ہے۔ اسی طرح اس کاریگر نے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ایک ایک تھیلی دریا میں پھینک دی اور ساتھ یہ ہی الفاظ کہے اور بادشاہ وہی جواب دیتا رہا۔ حتیٰ کہ کنارے پہنچنے تک تمام تھیلیاں دریا برد کر دیں۔ پھر بادشاہ سے عرض کی کہ اب بے شک یہ عمارت بن جائے گی؟

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس قدر کوئی مقصد عظیم الشان ہوگا اسی قدر بیش بہا قربانیاں اس کے لئے درکار ہوں گی۔ اور جب تک مطلوبہ قربانیاں پوری نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک آخری منزل نظر نہیں آسکتی۔ ہمارے مقاصد بھی بہت عالی ہیں ہم نے ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے۔ اور ہم، کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق تمام دنیا کو فتح کرنے۔ باطل کے ناپاک اقتدار کو نابود کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئیے۔ کہ ہماری عظیم المرتبت منزلِ مقصود کے لئے کیا کچھ قربانیاں درکار ہیں۔ اور ہم کہاں تک انہیں پیش کرنے میں عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔

امۃ الحفیظ بیگم از توائی برما

تمام جماعتوں میں درس جاری کیا جائے

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ جماعت کی ترقی۔ احباب کی اچھی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے جن جماعتوں کے احباب کی تعلیم و تربیت اچھی ہے۔ وہ ترقی کر رہی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان کا اپنے اپنے علاقوں پر بہت نیک اثر پڑ رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور درس قرآن کریم۔ درسِ حدیث اور درسِ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری کیا جائے۔ اور اب جب کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر طبع ہو چکی ہے۔ قرآن کریم کا درس جاری کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء۔ اور پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہاں جماعتوں میں درس جاری کرائیں۔ اور مجھے رپورٹ دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ایک لائبریری میں الفضل کی ضرورت

ایک ایسی لائبریری کے مہتمم صاحب جہاں ماہوار کم از کم ۹ ہزار مطالعہ کرنے والوں کی اوسط ہے۔ ساڑھے چار روپے بطور خصوصی چندہ بھیج کر ایک سال کے لئے الفضل جاری کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ چونکہ یہ رقم الفضل کے اخراجات سے بھی بہت کم ہے اس لئے اگر کوئی دوست بقیہ رقم ارسال فرمائیں۔ تو اس لائبریری کے نام اخبار جاری کر دیا جائے جو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا (منیجر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مخلصانہ خط

خدا تعالیٰ کے فضل سے کیبومین جاوا میں عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ سید محمد شاہ صاحب مبلغ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سال ہفتم کیلئے مطالبہ جب اس جماعت کو سنایا۔ تو جماعت نے اخلاص اور سرگرمی سے اس پر لبیک کہا۔ اور سکرٹری مال تحریک جدید نے جو ایک احمدی خاتون ہیں۔ ملائی زبان میں ایک چٹھی لکھی جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور! ہم نہایت ادب سے بذریعہ عریضہ ہذا اقدس میں معروض ہیں۔ کہ حضور ہم سب خدام کو تحریک جدید کے ممبر منظور فرماتے ہوئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں وہ قوت اور توفیق اپنے فضل سے بخشے کہ ہم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے ان مطالبات پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اور حضور ذیل کی حقیر پیشکش قبول فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ جماعت کے اخلاص اور تقوےٰ میں احمدیت کا صحیح نمونہ اور عظیم الشان نشان بنے۔ وعدے حسب ذیل ہیں۔

سید محمد شاہ صاحب مبلغ تحریک جدید ۱۰ روپیہ — محترم محمد سورو سو صاحب ۶ روپیہ

محترم محمد مور سو صاحب ۵ — محترمہ ستی خفنہ صاحبہ اہلیہ محمد سورو سو صاحب ۶½ روپیہ

محترمہ سماری صاحبہ اہلیہ محمد مورو سو صاحب ۵ — میزان ۳۹½ روپیہ

حضور! اس کے علاوہ خاکسار سال اول ۵/۰ ۔ سال دوم ۵/۴ ۔ سال سوم ۵/۸ ۔ سال چہارم ۵/۱۲ ۔ سال پنجم ۶/۰ ۔ سال ششم ۶/۴ ۔ سال ہفتم ۶/۸ کل ۴۴/۸ ادا کرے گی انشاء اللہ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کیبومین اور وعدہ کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی بیرون ہند کی وہ جماعتیں اور افراد جنکے وعدے مرکز میں تا حال نہیں پہونچے۔ فوری توجہ فرمائیں۔ اور کارکنان اپنے وعدوں کی فہرستیں جلد تر مکمل کر کے ارسال فرماویں۔ اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد بھی۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ریلوے حکام سے ایک ضروری گزارش

سننے میں آیا ہے۔ کہ ریلوے حکام کا ارادہ ہے۔ کہ قادیان کا سٹیشن فلیگ کر دیا جائے۔ ہمیں تو یقین نہیں آتا۔ کہ ایسا ہو۔ یہ ممکن نہیں کہ حکام اس حقیقت سے بے خبر ہوں کہ قادیان کا ریلوے سٹیشن N.W.R ریلوے کے مفاد اور اس کی توقیر کیلئے کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ قادیان کو اس لئے اہمیت حاصل ہے کہ وہ ایک مذہبی مقام ہے۔ اور روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ ریلوے چند پیسوں کے بچانے کیلئے اسے اسوقت فلیگ اسٹیشن بنا دینے کی تجاویز سوچ رہی ہے۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ کفایت شعاری اختیار نہ کرے۔ اگر وہ زیادہ تنخواہ دار ملازم موجودہ حالات کے پیش نظر رکھنے سے قاصر ہے تو تھوڑی تنخواہ کے ملازمین بھیجدے جب تک حالات ہر طرح پر موید نہ ہو جائیں۔ مگر اس کیلئے یہ کسی طرح موزون نہ ہوگا۔ کہ وہ ایک بنے بنائے سٹیشن کو فلیگ بنا دے اب بھی دو آدمی اس اسٹیشن پر کام کر رہے ہیں۔ یعنی ایک اسٹیشن ماسٹر اور ایک اسسٹنٹ پھر بھی دو ہی ہونگے۔ فرق صرف یہ ہوگا۔ کہ ان کی تنخواہ نسبتاً تھوڑی ہوگی۔ قادیان کی عام ٹریفک بھی کم نہیں۔ مگر جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے مواقع پر بالعموم بہت سی سپیشل گاڑیوں کی آمدورفت ہوتی ہے۔ نیز اور کئی ایسے مواقع ہوتے ہیں جب کہ پبلک کثرت سے قادیان آتی ہے۔ اس لئے دو بکنگ کلرک اس کام کو سرانجام نہیں دے سکیں گے۔ فلیگ سٹیشن ہونے کی وجہ سے ادنیٰ ملازمین میں بھی کمی کرنی پڑے گی۔ حالانکہ موجودہ کارکن بھی اس قدر تھوڑے ہیں کہ یہاں کے کام کو پورے طور پر کرنے سے قاصر ہیں۔ دوسرے یہ لازمی امر ہوگا۔ کہ ٹیلیگرافی بھی اٹھا لی جائے۔ اور یہ چیز بھی پبلک کے مفاد کے منافی ہوگی۔

ریلوے کی اس تجویز نے پبلک میں غیر معمولی تشویش پیدا کر دی ہے۔ لہذا پبلک امید رکھتی ہے۔ کہ ریلوے حکام اس کو ملتوی کرنے کا حکم صادر کریں گے۔ خاکسار صالح احمد خان ادیب فاضل و [illegible] قادیان

بحیرہ روم میں برطانیہ اور جرمنی کی جنگ پر تبصرہ

نیویارک۔ یکم فروری مشرق وسطیٰ میں ایک امریکن فضائی نامہ نگار کے قول کے مطابق رائل ایر فورس اور "لفٹواف" (جرمن فضائی قوت) کے درمیان بحیرہ روم میں نئی جنگ شروع ہوئی ہے۔ یہ جنگ رودبار سسلی پر اقتدار قائم کرنے کے لئے ہے۔ جو ۸۰ میل چوڑی ہے۔ اور جہاں سے برطانیہ کے جہاز مشرق سے مغرب کو اور مغرب سے مشرق کو جاتے ہوئے گزرتے ہیں۔

یہ نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اس جنگ کی ابھی ابتدا ہوئی ہے۔ اب تک صرف ایک برطانوی جہاز قافلے پر ہی جرمن "لفٹواف" نے حملہ کیا ہے۔ اور اس حملے میں ۵۰ جرمن ہوائی جہاز تباہ ہو کر سمندر میں گرے۔ بارہ کو شدید نقصان پہونچا اور وہ اپنے ہوائی اڈے پر نہ پہونچ سکے۔ ۴۰ جرمن ہوائی جہاز کٹانیہ کے ہوائی اڈے میں زمین پر ہی برباد کر دیئے گئے۔ اور کم از کم سو جرمن ہواباز مارے گئے۔ جرمنی نے برطانیہ کی جہازرانی کا سلسلہ منقطع کرنے کے لئے یہ دوسرا فضائی اقدام ایک دوسرے محاذ پر کیا ہے۔ اس کا پہلا اقدام رودبار انگلستان کو برطانیہ کے جہازوں کے لئے بند کرنے کی غرض سے تھا۔ رودبار انگلستان صرف بیس میل چوڑی ہے۔ مگر جرمن اسے بند کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ برطانیہ کے جہاز اس رودبار میں سے بدستور سابق آ جا رہے ہیں۔ البتہ رودبار کی تہ میں ۲ سو جرمن جہاز جل کر یم بار جرمنوں کی ناکامی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اور ان سینکڑوں بمباروں اور جنگی ہوائی جہازوں کا تو ذکر ہی کیا۔ جو انگلستان کی سرزمین پر یا دیگر سمندروں میں تباہ ہوئے ہیں۔

رودبار سسلی اور رودبار انگلستان کا مقابلہ کرتے ہوئے آخر میں اس نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ۲۰ میل چوڑی رودبار انگلستان کے فرانسیسی ولندیزی اور بلجین ساحلوں پر جرمنوں نے ہوائی اڈے بنائے ہوئے تھے۔ وہاں انہیں فضائی جنگوں کی تمام سہولتیں اور آسانیاں حاصل تھیں۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکے اس سے ۸۰ میل چوڑی رودبار سسلی میں ان کے فضائی اقدامات کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ اور قیاس کیا جا سکتا ہے۔ یہاں بھی جرمن ہوائی جہازوں کو برطانیہ کے سپٹ فائروں ہری کینوں کی مشین گنوں کی باڑوں اور جنگی جہازوں کی توپوں کی گولہ باری کا سامنا کرنا ہوگا۔ جو رودبار انگلستان کی لڑائیوں میں نازیوں کو نیچا دکھا چکے ہیں۔

۱۹۴۰ء میں جرمنوں کے لئے صرف ایک محاذ تھا۔ اور وہ اپنی فضائی قوت کا سارا دباؤ انگلستان پر ڈال سکے تھے۔ مگر اب انہیں دو محاذوں پر مقابلہ ہے۔ اور کسی ایک محاذ پر اپنی فضائی قوت کا دباؤ نہ ڈال سکیں گے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن یکم فروری ہٹلر نے مارشل پیتان کے نام ایک مکتوب میں دھمکی دی ہے کہ اگر محوری حکومتوں سے تعاون نہ کیا گیا تو فرانس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ نیز اس مکتوب میں مطالبہ کیا ہے کہ کابینہ میں از سر نو تغیر و تبدل کیا جائے تاکہ ایسے وزراء برطرف کئے جا سکیں جو محوری حکومتوں کے طرفدار نہیں اور چند ایک اڈوں کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ ہٹلر نے اپنی حال کی تقریر میں کہا میں نے کئی بار پڑھا ہے کہ انگریز کسی جگہ پر زبردست حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ پہلے مجھے اطلاع دیدیں تاکہ میں یورپ کا وہ رقبہ ان کے لئے خالی کرا دوں۔ یورپ میں فوجیں اتارنے کی راہ میں جو مشکلات ہیں میں ان سب کو بخوشی دور کر دوں گا۔

شنگھائی ۳۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے شمال مشرقی چین کے صوبہ ہونن کے جنوب میں جاپانی فوجوں نے بڑے پیمانہ پر حملہ کر دیا ہے۔ تاکہ اس علاقہ میں چین کی جو ایک لاکھ فوج جمع ہے اسے نرغہ میں لے کر تباہ کر دیا جائے۔ اس علاقہ میں اب شدید لڑائی ہو رہی ہے۔

سنگاپور ۳۱ر جنوری سیامی قونصل نے اعلان کیا ہے کہ آج صبح سیام اور ہند چینی میں عارضی صلح نامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سیام نے شروع میں جس علاقہ کا مطالبہ کیا تھا۔ اس پر سیامی فوجیں قابض ہو گئی ہیں اور اسے سیام سے ملحق کر دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ برطانیہ کے وزیر جنگ نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جرمنی بہت جلد برطانیہ پر چڑھائی کر دے گا۔ کیونکہ اگر اس نے چڑھائی نہ کی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسے اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا برطانیہ بھی ہٹلر کا مقابلہ کرنے کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہے۔

کراچی یکم فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے ایک رکن نے مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ کانگرس نے موجودہ ستیہ گرہ محض انگریزوں کو اقلیتوں کے مسئلہ سے خوف زدہ کرنے کے لئے شروع کر رکھا ہے۔ اگر کانگرس اسی طریق پر قائم رہی تو نہ صرف فرقہ وارانہ تعلقات کشیدہ ہو جائیں گے بلکہ ملک بھر میں ایک مہیب ہیجان پیدا ہو جائیگا اور مسلم لیگ کی مجلس عاملہ گاندھی جی کو معقول نوٹس دینے کے بعد ستیہ گرہ کا جواب دینے کی کوشش کرے گی۔

واشنگٹن یکم فروری۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک خاص ایلچی کے ذریعہ صدر جمہوریہ ترکیہ کے نام کوئی پیغام بھیجا ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بریسٹ کی بندرگاہ پر چھاپہ مارا اور بم گرائے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اس بل پر دستخط کر دیئے ہیں جس میں جنگی جہازوں پر ۱۰ کروڑ پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ یونان کی ایک غوطہ خور کشتی کی تازہ کامیابی کے متعلق ایتھنز سے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برنڈزی کے پاس ایک دس ہزار ٹن کے اٹلی کے جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ جرمنی کی اس دھمکی کی کہ وہ برطانیہ پر عنقریب حملہ کرنے والا ہے۔ برطانیہ نے نہ صرف کوئی پروا نہیں کی۔ بلکہ بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ جرمنی شاید حملہ ہی نہ کرے۔ اور اس طرح اسے یہ پتہ لگانے کا موقع نہ مل سکے۔ کہ برطانیہ اسے منہ توڑ جواب دے سکتا ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ آج انگریزی بمباروں نے بریسٹ میں جرمنی کی غوطہ خور کشتیوں کے اڈہ پر جو خوفناک بمباری کی ہے۔ اس سے بہت سی غوطہ خور کشتیاں برباد ہو گئی ہیں۔ ان کشتیوں کی چھاؤنیوں پر انگریزی بمباروں کے حملے بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اب انگریزی جہازوں کو بہت کم نقصان پہنچتا ہے۔ بریسٹ پر اب تک ۵۳ بار کیل پر ۲۶ بار اور بورڈو پر ۱۴ بار چھاپے مارے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲ر فروری۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج انگریزی فوجوں کی بارڈیہ میں دشمن کی فوجوں سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ مگر انگریزی فوجوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اب انگریزی فوجیں ایک دو دن کے بعد بن غازی پہنچنے والی ہیں۔

لنڈن ۲ر فروری۔ یونان کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یونانی فوجوں نے کئی اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے اطالویوں کی بہت سی توپیں اور دیگر سامان جنگ بھی ان کے ہاتھ آیا۔

لنڈن ۲ر فروری۔ آج برطانیہ کے اخبارات میں اعلیٰ پایہ کے مضمون نویسوں نے جرمنی اور فرانس کے میل جول کے متعلق اظہار خیالات کیا ہے۔ سنڈے ایکسپریس لکھتا ہے کہ جرمن اب تمام فرانس پر اچانک قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ "آبزرور" لکھتا ہے کہ ہٹلر بحیرہ روم پر قبضہ کرنے کی اب سخت کوشش کرے گا اور اسی غرض کے لئے وہ فرانس کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔ تاکہ برطانیہ پر دباؤ ڈال سکے۔

دہلی ۲ر فروری۔ سی پی میں جن لوگوں کے پاس موٹر بسیں ہیں گورنمنٹ ان سے ایک سو بسیں خریدنا چاہتی ہے مگر اس امر کی تصریح کر دی گئی ہے کہ گورنمنٹ صرف انہی لوگوں سے بسیں خریدے گی جن کے پاس ایک سے زیادہ ہونگی۔

دہلی ۲ر فروری گولہ بارود تیار کرنے کے کارخانوں کے ڈائرکٹر جنرل اگلی جمعرات کو کراچی جانے والے ہیں۔

دہلی ۲ر فروری۔ شمالی وزیرستان سے خبر آئی ہے کہ میران شاہ کے پاس کچھ سرحدیوں کے ساتھ ایک انگریزی دستہ کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ ان میں سے ۹ مارے گئے۔ اور ایک کو زندہ پکڑ لیا گیا۔

بمبئی ۲ر فروری۔ مسز سروجنی نائیڈو نے ایک تقریر کرتے ہوئے فرقہ وار جھگڑوں کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ گتھی اس طرح نہیں سلجھ سکتی کہ جن اقوام کی گنتی زیادہ ہو انہیں زیادہ حق دیئے جائیں اور جن کی گنتی کم ہو انہیں کم حقوق دیئے جائیں بلکہ یہ گتھی اس طرح سلجھ سکتی ہے کہ ہندوستان کی ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آپس میں مل جل کر کام کریں۔

دہلی ۲ر فروری۔ ریاست میسور نے اب زیادہ سے زیادہ چاول بونے کی سکیم پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے اس کا ارادہ ہے۔ کہ پانچ سال کے اندر اس قدر کثیر مقدار میں چاول کی فصل بو دی جائے کہ باہر سے چاول نہ منگوانے پڑیں۔ اس وقت ریاست ایک کروڑ روپیہ کے چاول باہر سے منگواتی ہے۔

مدراس ۲ر فروری۔ گورنر مدراس ۱۵ر فروری کو وائسرائے سے ملنے کے لئے نئی دہلی آ رہے ہیں۔ چار دن ٹھہرنے کے بعد واپس چلے جائیں گے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ رومانیہ کے وزیر اعظم جنرل انٹونسکو نے اعلان کیا ہے کہ جن سرکاری ملازموں نے آئرن گارڈز کی بغاوت میں حصہ لیا ہے ان سب کو ملک سے باہر نکال دیا جائے گا

لنڈن ۲ر فروری۔ وشی گورنمنٹ نے سیام اور فرانسیسی ہند چینی میں سمجھوتہ کی شرائط کو تسلیم کر لیا ہے۔ ان شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ پندرہ دن کے اندر اندر پائدار سمجھوتہ ہو جانا چاہئے سمجھوتہ کی شرائط کے رو سے جو سرحد مقرر کی گئی ہے اس کے رو سے انڈو چائنا کا کچھ علاقہ سیام کے قبضہ میں آ جائے گا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی